باب۔۲۰

جہاد

قرآن: **وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۔ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُم مِّنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ۔**

اور اللہ کے واسطے ان سے جنگ کرو جو تم سے جنگ کرتے ہیں، اور حد سے تجاوز نہ کرو، بے شک اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو محبوب نہیں رکھتا۔ اور ان کو مار ڈالو، جہاں پاؤ، اور ان کو وطن سے نکال دو جس طرح کہ تم کو تمھارے وطن سے نکالا ہے، (البقرۃ:۱۹۰اور۱۹۱)۔

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ وَالْقُرْآنِ۔

بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے جان و مال کو خرید لیا ہے کہ ان کے عوض ان کو جنت دے گا، وہ فی سبیل اللہ راہ خدا میں جنگ کرتے ہیں، مارتے ہیں اور مرتے بھی ہیں، ان سے یہ وعدہ جو کیا گیا ہے تورات، انجیل اور قرآن میں ہے، (التوبۃ:۱۱۱)۔

حدیث: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کون سے اعمال سب سے افضل ہیں؟ حضورؐ نے فرمایا، "اپنے وقت پر نماز پڑھنا، اپنے والدین کی خدمت کرنا، اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا"۔ راوی: عبداللہ بن مسعودؓ۔ (صحیح بخاری:۲۵۹۵)۔

ارشادِ نبیؐ ہے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے وہ ایسا ہے جیسے روزانہ روزہ رکھتا ہو، تمام رات نماز پڑھتا ہو۔ اللہ نے اس کے لیے ذمہ داری لی ہے کہ وہ اس کو موت دے گا تو جنت میں ضرور داخل کرے گا، یا غازی بنا کر ثواب اور مالِ غنیمت کے ساتھ اسے زندہ لوٹائے گا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (صحیح بخاری:۲۶۰۰)۔

نبی مکرمؐ فرماتے ہیں کہ "قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں اس بات کو زیادہ پسند کرتا ہوں کہ خدا کی راہ میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کر دیا جاؤں"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (صحیح بخاری: ۲۶۰۸)۔

جنگِ خندق کے موقع پر مہاجرین اور انصار، مدینہ کے گرد خندق کھودتے، اپنی پیٹھ پر مٹی لادتے اور یہ کہتے جاتے کہ "ہم وہ ہیں جنھوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلامی جہاد کی بیعت کی ہے، جب تک زندہ ہیں مسلمان رہیں گے"۔۔۔ اور آنحضرتؐ ان کو جواب دیتے، "اے میرے اللہ! آخرت کی بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں۔ پس تو مہاجرین اور انصار میں برکت عطا فرما"۔ راویان: حمیدؓ اور انسؓ۔ (صحیح بخاری: ۲۶۴۳، ۲۶۴۴)۔

ارشادِ نبیؐ ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ جہاد کریں گے تو پوچھا جائے گا تم میں کوئی شخص ایسا ہے جس نے رسول اللہ کی صحبت سے فیض اٹھایا ہو۔ جواب ملے گا، ہاں۔ تب اس شخص [کے نام] سے فتح نصیب ہوگی۔۔۔ پھر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ جہاد کریں گے تو پوچھا جائے گا تم میں کوئی شخص ایسا ہے جس نے رسول اللہ کے صحابہؓ کی صحبت سے فیض اٹھایا ہو۔ جواب ملے گا، ہاں۔ تب اس [شخص] کے سبب فتح نصیب ہوگی۔۔۔ پھر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ جہاد کریں گے تو پوچھا جائے گا تم میں کوئی شخص ایسا ہے جس نے صحابہؓ کی صحبت میں رہنے والوں سے فیض اٹھایا ہو۔ جواب ملے گا، ہاں۔ تب اس [بزرگ] کی وجہ سے فتح نصیب ہوگی۔ راوی: ابو سعید خدریؓ۔ (صحیح بخاری: حدیث ۲۷۰۲)۔

یوم خیبر کے موقع پر نبی مکرمؐ نے فرمایا کہ "اب میں جسے بھی جھنڈا دوں گا اس کے ہاتھوں خیبر فتح ہوگا"۔ یہ سن کر صحابہ میں سے ہر ایک اپنے لیے سوچنے لگا۔ پھر حضورؐ نے حضرت علیؓ کو یاد فرمایا۔ وہ حاضر ہوئے اس حال میں کہ ان کی آنکھوں میں درد تھا۔ آنحضرتؐ نے پہلے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا، پھر انھیں عَلم عطا فرمایا۔ حضرت علیؓ نے اپنے پورے جوش و جذبے کا اظہار کیا تو آپؐ نے فرمایا، "تحمل سے کام لو۔ جب تم ان کے سامنے جاؤ تو انھیں اسلام کی دعوت دینا اور خدا کے بتائے ہوئے فرائض سے ان کو آگاہ کرنا۔ خدا کی قسم! اگر تمھارے ذریعے ایک شخص کو بھی ہدایت مل گئی تو یہ عمل تمھارے لیے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہوگا"۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔ (صحیح بخاری: ۲۷۴۵)۔

اہم فقہی پہلو:

فرض:

(۱) جہاد، اسلام کا ایک اہم رکن ہے اور فرض کا درجہ رکھتا ہے۔ جب حکومتِ وقت کی طرف سے نفیر عام ہو جائے یعنی دشمن کے خلاف سب کو مل کر کام کرنے کے لیے کہہ دیا جائے تو پھر ہر شخص کا نکلنا لازم ہو جاتا ہے، (۲) تاہم بوڑھے، عورتیں، نابالغ بچے اور ایسے جوان جن کے والدین کی طرف سے انھیں اجازت نہ ملے وہ سب جہاد میں شرکت سے مستثنیٰ ہیں۔

متفرق:

(۱) خواہ مخواہ ایک آدمی کو قتل کر دینا مسلمانوں کا طریقہ نہیں، (۲) اسلام میں مقاتلہ ہے یعنی جو اس کو مارنا چاہے اسے مارا جائے، وہ بھی فی سبیل اللہ، (۳) اظہارِ شجاعت یا مالِ غنیمت کے لیے جہاد نہیں ہوتا، (۴) جہاد میں بوڑھوں، عورتوں اور بچوں کو مارنے کا حکم نہیں، (۵) غیر مسلح لوگوں پر وار نہیں کیا جائے گا، (۶) درختوں کو نہیں کاٹا جائے گا، (۷) جنگ کے دوران کوئی کافر کلمہ پڑھ لے تو اس کے بعد اسے قتل کرنا ممنوع ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ ہی اس کی نیت سے واقف ہے۔

- جہاد کی کئی اقسام ہیں، جہاد بالعلم، جہاد بالمال، جہاد بالنفس اور جہاد بالقتال،

(۸) **جہاد بالعلم:** علم کے حصول کے بعد اس پر عمل کرنے کے لیے جہاد اور کوشش کرنا ضروری ہے، کیونکہ عمل کے بغیر صرف علم اگر نقصان نہ دے تو کوئی فائدہ بھی نہیں دے سکتا۔ علم کو آگے پھیلانے اور جنہیں اس کا علم نہیں انہیں تعلیم دینے میں جہاد اور کوشش کرنا چاہیے، اگر کوئی مسلمان ایسا نہیں کرتا تو وہ ان لوگوں میں شامل ہو گا جو اللہ تعالی کی نازل کردہ ہدایت و راہنمائی اور واضح دلائل کو چھپاتے ہیں۔ چناں چہ اس کا یہ علم اسے نہ تو اللہ کے عذاب سے نجات دے گا اور نہ ہی اسے کوئی نفع دے سکتا ہے۔

(۹) **جہاد بالمال:** مال کے ساتھ، دعاء کے ساتھ، توجیہ وارشاد اور راہنمائی کر کے، کسی بھی طرح خیر و بھلائی پر معاونت کر کے جہاد کرنا بھی ضروری ہے۔

(۱۰) **جہاد بالنفس:** جہادِ نفسی اور شیطان کے خلاف جہاد تو ہر شخص پر فرض ہے، اور منافقین اور کفار اور ظلم و ستم کرنے والوں اور برائی اور بدعات پھیلانے والوں کے خلاف جہاد فرض کفایہ ہے۔

سب میں عظیم جہاد، اپنے نفس کے ساتھ جہاد ہے۔شیطان کی جانب سے بندے کو ایمان میں پیدا ہونے والے شکوک وشبہات دور کرنے کے لیے جہاد کرنا ، نفس کے ساتھ جہاد ہے۔ شیطان کی جانب سے فاسد قسم کے ارادے اور شہوات دور کرنے کی کوشش اور جہاد کرنا بھی نفس کے ساتھ جہاد ہے ۔ اس کے علاوہ صبر کرنا بھی شہوات اور فاسد قسم کے ارادوں ، اور شکوک وشبہات کو ختم کرتا ہے۔

(۱۱) **جہاد بالقتال:** کفار کے خلاف جہاد معین حالات میں فرضِ عین ہو جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، نبی بننے کے بعد دس برس تک بغیر کسی قتال، لڑائی، جہاد اور بغیر جزیہ کے تبلیغ کرتے رہے۔پہلے آنحضورؐ کو صبر و تحمل اور معاف و درگزر کرنے اور ہاتھ روک کر رکھنے کا حکم دیا گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کی اجازت دی گئی اور اس کے بعد پھر لڑائی اور جہاد کرنے کی۔ پھر آپؐ کو ان لوگوں سے لڑنے کا حکم دیا گیا جو آپؐ سے لڑائی کرتے تھے، اور جو آپؐ سے نہیں لڑے اور قتال نہیں کیا، ان سے جہاد کرنے سے روک دیا گیا۔ پھر مشرکوں کے خلاف اس وقت تک لڑائی کا حکم دیا گیا جب تک کہ پورا دین اللہ کے لیے نہ ہو جائے۔ دینِ اسلام نے واضح کر دیا ہے کہ ظلم، سرکشی، دہشت گردی، اور جبر کے خاتمے کے لئے مسلح جدوجہد کی جا سکتی ہے لیکن یہ جدوجہد صرف اور صرف حکومت ہی کا حق ہے۔ اسلام ،افراد اور گروہوں کو اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ جہاد کے مقدس نام پر پرائیویٹ افواج تیار کریں اور اس کے بعد عوام الناس کو دہشت گردی کا نشانہ بنائیں۔ اس بات پر چودہ صدیوں سے مسلم اہلِ علم کا اتفاق اور اجماع ہے۔